سورہ روم — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ — ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○

ترجمہ: اورنہ ہو جاناتم مشرکوں میں سے لیعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جوان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارك

[20 ذیقعد 1431ھ بمطابق 29 اکتوبر 2010]

عنوان

ایمان. اتحاد. تنظیم

زیر اهتمام: شعبه دینی امور جوهری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبه لاهور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبه جمعة المبارک انٹرنیٹ پربھی دیکھ سکتے هیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَهْدَهٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ ○

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

صَدَ قَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ○

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کا عنوان ایمان اتحاد تنظیم ہے یہ عنوان اس لئے منتخب کیا ہے کہ جس دھرتی پر آج ہم سکون کا سانس پا رہے ہیں اس دھرتی کے حصول کیلئے لاکھوں مسلمانوں نے قربانیاں دی ہیں۔ مفکر و مصور پاکستان علامہ اقبال مرحوم کی فکر، بانی پاکستان قائد اعظم کی کوشش سے یہ ملک وجود میں آیا افسوس کہ آج اس ملک میں بد امنی بد حالی غربت ظلم، جبر، تشدد، اور نا انصافی نظر آتی ہے جبکہ قائد نے تو پاکستان خالص اسلامی، فلاحی ریاست بنانے کی کوشش کی تھی۔ قائد کی ان کوششوں پر پانی پھیرنے کی کوشش کی جارہی ہے ہم آپ کو یاد دلانا چاہتے ہیں قائد پاکستان نے اس ملک کی عوام کو کونسے اصول دیئے تھے یہ اصول بظاہر چند الفاظ پر مشتمل ہیں مگر ان میں جہاں انسانوں کیلئے کامیابی ہے وہاں مملکت کیلئے بھی یہ الفاظ اپنے اندر کامیابی رکھتے ہیں ان اصولوں میں پہلا اصول ایمان ہے (یہ قرآنی اصول ہے)۔

توحید پر ایمان: اسلامی عقائد میں توحید خالص سرِ فہرست ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات کے لحاظ سے وحدہٗ لاشریک مانا جائے۔ اقتدارِ اعلیٰ کا مالک صرف اسی کو تسلیم کیا جائے۔ اس کے مقابلے میں کسی کی برتری کو تسلیم نہ کیا جائے، اس کے حکم کے مقابلے میں کسی اور کا حکم نہ مانا جائے اور اس کے بنائے ہوئے قانون اور اصولوں کے مطابق اپنی پوری زندگی گزارے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

یہی مفہوم تھا، تحریکِ پاکستان کے دوران اسلامیانِ ہند کے اس نعرے کا کہ

پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نظریۂ پاکستان کی رو سے انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ یا نائب ہے، جس کا منصب یہ نہیں کہ وہ از خود کوئی قانون سازی کرے بلکہ اس کا فرض صرف یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ان قوانین اور اصول وضوابط کو لوگوں پر نافذ کرے جو مجمل طور پر قرآن کریم میں نازل کیے گئے ہیں اور جن کی تشریح وتفصیل قرآن کریم میں کردی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تحریکِ پاکستان

کے دوران قائدِ اعظمؒ سے سوال کیا گیا کہ مسلمانوں کیلئے جس نئے ملک کا آپ مطالبہ کر رہے ہیں اس کا دستور اور آئین کیسا ہوگا، تو قائدِ اعظم نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ۔

ہمیں اپنے ملک کے آئین و دستور کے متعلق کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا آئین وہی ہوگا، جو آج سے چودہ سو سال پیشتر قرآن کریم کی صورت میں نازل ہو چکا ہے۔

رسالت پر ایمان: نظریۂ پاکستان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان لایا جائے اور اس حقیقت کو تسلیم کیا جائے کہ اس سلسلے کے آخری رسول اور نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔ ان کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا اور اب صرف رسول اکرم ﷺ ہی کی لائی ہوئی شریعتِ اسلامیہ ہی قابلِ عمل بلکہ واجب العمل ہے۔ عرشِ الٰہی سے آج بھی صدا آ رہی ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا؟ لوح قلم تیرے ہیں

تمام انبیاء پر ایمان مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ تعلقات میں بھی رواداری اور حسنِ سلوک کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلامی حکومت میں تمام اقلیتوں کو بھی پورے بنیادی انسانی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا: نظریۂ پاکستان کی رو سے ہم پر لازم ہے کہ مختلف اوقات میں مختلف انبیائے کرام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتابیں اور صحیفے نازل کیے گئے تمام احکام صرف وقتی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے اور مخصوص ممالک اور اقوام کیلئے تھے اور پھر جن اقوام کی طرف یہ کتابیں نازل کی گئی تھیں، انہوں نے دنیوی فائدوں کیلئے اپنی طرف سے ان میں بہت سی تبدیلیاں بھی کر دی تھیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے اور اس میں کسی زیر زبر تک کی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔

بدلے گا زمانہ لاکھ، مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

اس کے احکام اور معاشرتی اصول اور ضابطے قیامت تک ہر زمانے میں اور ہر ملک میں یکساں طور پر قابلِ عمل، بلکہ انسانیت کی معاشرتی، اخلاقی اور سیاسی غرض ہمہ گیر ترقی اور سعادت کیلئے رہنما واحد دستور العمل ہیں۔ کتابوں پر ایمان لانے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ کتابوں کو مقدس جان کر رکھ لیا جائے بلکہ کتابوں پر ایمان لانے کا مقصد یہ ہے کہ مکمل زندگی میں کتاب پر عمل کیا جائے۔

آخرت پر ایمان: جس طرح دنیا میں عمل اور ردِ عمل کا سائنسی اصول کار فرما ہے، اسی طرح انسان کو بھی دنیا میں کیے ہوئے اپنے اچھے یا برے اعمال کا بدلہ چکانا ہوگا۔ اس کے ہر عمل کا دنیا میں مکمل ردِ عمل ممکن نہیں۔ بم دھماکہ کر کے دس آدمیوں کے قتل کا بدلہ قاتل کی صرف ایک ہی جان لے کر لیا جا سکتا ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ باقی نو (9) مقتولین کو بھی قصاص دلوایا جائے اور یہ

اس دنیا میں ممکن نہیں ،لہٰذا آخرت کا وجود فطرت ،عقل اور عدل وانصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے ،دنیا بھر کے ہر دور میں پیدا ہونے اور مرنے والے تمام انسانوں کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا اور دنیا میں ان کے کیے ہوئے نیک و بد اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔نیک لوگ جنت کی نعمتیں پائیں گے اور برے لوگوں کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آخرت کا تصور انسان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔فکرِ آخرت سے حکمران طبقے کے اقتدار کا سارا نشہ ہرن ہو جاتا ہے اور وہ عوام کے حقوق کے تحفظ اور ان کی ادائیگی کیلئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتا ہے۔اس طرح آخرت پر ایمان عوام کو راہِ راست سے بھٹکنے نہیں دیتا ،اور انہیں اسلامی معاشرے کے اصولوں اور قوائد وضوابط کا پابند بناتا ہے۔

فرشتوں پر ایمان: فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں یہ بھی نظر نہیں آتے۔فرشتے اللہ تعالیٰ کے تکوینی احکام دنیا میں نافذ کرتے ہیں اور فرشتوں کا تصور ایمان بالغیب کا لازمی عصر ہے اور یہ معاشرتی مسائل اور مشکلات کے دوران انسان کو مایوسی سے محفوظ رکھتا ہے اور مسلسل یاد دلاتا رہتا ہے کہ

فضائے بدر پیدا کر !فرشتے تیری نصرت کو

اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اند قطار اب بھی

تقدیر پر ایمان: یہ دنیا عالم اسباب ہے ،عام طور پر انسان جس مقصد کے حصول کیلئے کوشش کرتا ہے ،اسے پا ہی لیتا ہے لیکن انسان کی نظر بڑی محدود ہے اور انسان کے مستقبل کا تو آنے والا ہر لحمہ تک اس کیلئے مکمل طور پر پردۂ غائب میں ہے چنانچہ بعض اوقات مطلوبہ مقصد کا حصول جس کیلئے انسان مصروفِ جدوجہد ہوتا ہے ،اللہ تعالیٰ کے علم کامل کے مطابق انسان کے حق میں مفید نہیں ہوتا ،تو اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی کوششوں کا صلہ کسی اور شکل میں دے دیتا ہے ،جو حصول مقصد کا نعم البدل ہوتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔

لہٰذا ہر اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے ،تقدیر پر ایمان انسان میں توکل اور اپنے اللہ پر اعتماد پیدا کرتا ہے۔تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے ہمیں نیک اعمال کرتے رہنا چاہیے کیونکہ ہماری نجات حسنِ عمل ہی پر منحصر ہے۔ہمارا طرزِ عمل ایسا نہ ہو کہ

عمل سے فارغ ہوا مسلمان ،بنا کے تقدیر کا بہانہ

اتحاد: دوسرا اصول جس میں انسان اور ملک کی ترقی کا راز ہے وہ اتحاد ہے۔

پاکستان ایک ایسی ریاست ہونی چاہیئے جس میں تمام انسان بلاتفریق زندگی گزار سکیں اس ملک میں نہ مذہبی اختلافات ہوں نہ

قومی اختلافات، نہ لسانی اختلافات اور نہ صوبائی اختلافات ہوں۔ افسوس 64 سال گزرنے کے باوجود اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ کہیں زبانون کی لڑائی کہیں صوبوں کی، کہیں قوموں کی اور کہیں فرقوں کی۔ قائد پاکستان نے کہا تھا پاکستان میں رہنے والو! اتحاد مملکت کی مضبوطی کیلئے ضروری ہے۔ نہ جانے اس امت کو کس کی نظر کھا گئی یہ امت بڑھتے لمحوں کے ساتھ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ نہ تو اسے فرقہ بندی سے نفرت ہے نہ تو اس قوم نے قوموں اور زبانوں کو چھوڑا ہے۔ قائدِ اعظم نے کہا تھا پاکستان کے وجود کیلئے ہمارا ایک ہونا ضروری ہے بڑی مشکل سے مسلمانوں کو جگایا گیا تھا ایک ہونے کا احساس دلایا گیا تھا ساری نفرتوں کو مٹانے کی کوشش کی تھی مگر ئی پاکستانی قوم آج پھر اسی دوراہے پہ کھڑی ہے آیئے ہم اپنے آپ کو فرقوں کی لعنت سے بچائیں۔ صوبائیت اور لسانیت کی جنگ سے نکالیں علامہ اقبالؒ کا درسِ وحدت سے سبق سیکھیں۔

علامہ اقبالؒ کی نظر میں اتحاد کی اہمیت:

وہ ہندوؤں کی منظم معاندانہ سرگرمیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کے فرقہ وارانہ انتشار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتئہ تسبیح شیخ
بت کدے میں برہمن کی پختہ زنّاری بھی دیکھ

وہ ایک آزاد وطن کے حصول کیلئے مسلمانانِ ہند کو اتحاد پیدا کرنے کی خاطر جھنجھوڑتے ہیں۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

وہ مسلمانوں کو اپنے ماضی میں گم رہنے کی بجائے ملکی حالات کے تناظر میں اپنا مستقبل تعمیر کرنے کی تلقین فرماتے ہیں

ذرا دیکھ اس کو، جو کچھ ہو رہا ہے، ہونے والا ہے
دھرا کیا ہے بھلا؟ عہدِ کہن کی داستوں میں

اسلام ایک وحدت ہے: اقبالؒ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود کافرانہ نظام کو گوارا کرنے اور کانگریس کا ساتھ دینے والے مسلمانانِ ہند کو اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً ط (اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ) کی تاکید فرماتے ہیں۔

دو رنگی چھوڑ دے، یک رنگ ہو جا
سراپا موم ہو، یا سنگ ہو جا

قرآن مجید مسلمانوں کے اتحاد کا واحد راستہ: مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ کراچی 1943ء میں حضرت قائدِ اعظم نے فرمایا۔

”وہ کونسا رشتہ ہے جس میں منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں۔ وہ کونسی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت

استوار ہے۔ وہ کونسا لنگر ہے۔ جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے۔ وہ رشتہ وہ چٹان اور لنگر خدا کی کتاب قرآن مجید ہے جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے ہم میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوگا۔ ایک خدا، ایک رسولؐ، ایک کتاب، ایک امت،، ہر کوئی جانتا ہے کہ قرآن مسلمانوں کا ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے۔

تنظیم: تنظیم کی سب سے بڑی مثال اسلام ہی پیش کرسکتا ہے

نماز: مسلمان دن رات میں پانچ دفعہ محلے کی مسجد میں جمع ہو کر باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز ہمیں اپنے رب کے حضور حاضری کا احساس دلاتی ہے۔ پابندی وقت کا درس دیتی ہے۔ اطاعتِ امیر سکھاتی ہے، معاشرتی اونچ نیچ کو ختم کرتی ہے، سماجی مسائل کے حل کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے اور ایک دوسرے کے معاشی اور معاشرتی مسائل جاننے اور ان کے حل کے وسائل کے متعلق سوچنے کا موقع مہیا کرتی ہے۔ حضورﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا اور فرمایا۔

''جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا''

یہ ایک سجدہ ،جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مسلمان ہر جمعے کے روز علاقے کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ کیلئے جمع ہوتے ہیں اور اسی طرح عیدین کے اجتماعات شہر بھر کے، یا کئی دیہات کے مسلمانوں کو یکجا کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ مل جل کر اپنے معاشرتی مسائل کا حل سوچ سکیں۔ نماز امراء کے دلوں سے تکبر اور غرباء کے دلوں سے احساس کمتری دور کر کے انسانی مساوات قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

حج: حج خانہ کعبہ کی زیارت کے علاوہ اس کے گردونواح میں کچھ بابرکت مناسک ادا کرنے کا نام ہے۔ یہ دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا سالانہ اجتماع ہے۔ ہر ملک وقوم کے مسلمان اپنے ملکی اور قومی لباس کو چھوڑ کر ایک ہی جامۂ احرام میں رضائے الٰہی کے حصول کی مشترکہ تمنا دلوں میں لیے، زبانوں پر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کا ایک ہی نعرہ سجائے، ایک مرکز پر جمع ہوتے ہیں، رنگ ونسل اور زبان کے سارے تفرقے مٹ جاتے ہیں اور پوری امت مسلمہ ایک منظم معاشرے میں سمٹ جاتی ہے۔ یہ اسلامی دنیا کو پیش آنے والے عالمی مسائل کو حل کرنے کیلئے ایک بہترین بین الاقوامی پلیٹ فارم ہے، جو ہم میں اس آرزو کو پورا کرنے کا شوق ابھارتا ہے کہ

ایک ہوں مسلم ،حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر ،تابہ خاکِ کاشغر

دنیا کے مذاہب میں اسلام واحد مذہب ہے جس میں نظم وضبط تنظیم سازی اپنی مثال آپ ہے جیسے ہم سب مسلمان ایک امام کے پیچھے رکوع میں سب لوگ رب کو حضور جھک جاتے ہیں امام کے ایک آواز پر سب رکوع سے سر اٹھا لیتے ہیں دنیا میں مسلمان جس

بھی ملک اور جس بھی جگہ میں ہوں سب کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف ہوتا ہے۔ اسے بڑھ کر نظم وضبط کی اور کوئی مثال نہیں ملتی۔
اے ہم وطن مسلمانوں! ہمارے مثالی نظم ونسق سے دنیا حیران تھی مگر آج ہم نے مربوط زندگی چھوڑ دی خدارا دوبارہ زندگی میں کام کاج میں معاملات میں عبادات میں گھر میں بازار میں گلی میں شہر میں ملک میں نظم وضبط قائم کریں اور بانی پاکستان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کریں۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔
آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارك انٹر نیٹ پربھی دیکھ سکتے ہیں:
www.Johritrust.org